یہ مدرسوں میں علم کی دولت علی کی ہے
طلاب صف بہ صف ہیں جماعت علی کی ہے
حکمت کے آئینوں میں بھی صورت علی کی ہے
رخسار علم پر یہ جلالت علی کی ہے

یہ مرثیہ علی کا ہے مدحت علی کی ہے
اس نظم کے لہو میں حرارت علی کی ہے

یہ بات رزم گاہ میں حق کے ولی کی ہے
یہ جنگ میں نماز اسی آدمی کی ہے
تصویر یہ اندھیروں میں جلوہ گری کی ہے
نسلوں کی یہ پرکھ اسی دیدہ وری کی ہے

قوسین پر جو لے گئی ضربت اسی کی ہے
معراج پر جو آج جبیں بندگی کی ہے

www.emarsiya.com

دانش ورانِ دہر کو اس نے جگا دیا
ماحول اس نے وقت کو لکھا پڑھا دیا
نوکِ قلم سے نکتوں کی لَو کو بڑھا دیا
تیغِ زباں سے جہل کے سر کو اڑا دیا
ممبر کو اس نے نور سلونی بنا دیا
وہ روشنی ہوئی وہ جلا علم کا دیا

اس نے قلم کو تیغ کا ہمسر بنا دیا
سطروں کی صف بنائی کہ لشکر بنا دیا
تحریر کو حسیں سے حسیں تر بنا دیا
حرفوں کے دائروں کو منوّر بنا دیا
یوں علم کیمیا کا مقدر بنا دیا
نکتوں کے قطرہ قطرے کو کوثر بنا دیا

کچھ علم ساز اتنا تھا بوطالبی مزاج
دانش وروں سے لیتا ہے جو آج تک خراج
ہاں ہاں اسی کا کشور تحقیق پر ہے راج
کل اس نے جو بتایا تھا ظاہر ہوا وہ آج
تحقیق کرنے والوں کو اک زاویہ دیا
یعنی کہ آسماں کو زمیں پر بٹھا دیا

اس نے مزاج زیست کو موڑا ہے دوستو
انساں کا اس نے ذہن جھنجھوڑا ہے دوستو
گوشہ نہ کوئی علم کا چھوڑا ہے دوستو
جھرنوں سے اس نے نور نچوڑا ہے دوستو
دنیا کے ہر اندھیرے کو اس نے مٹا دیا
انساں کو راہِ نور میں چلنا سکھا دیا

www.emarsiya.com

تخلیقِ علم کی ہوئی دیکھا امام نے
دستِ ہنر سے جھولا جھلایا امام نے
اپنا فریضہ جان کے پالا امام نے
کی تربیت اٹھایا بٹھایا امام نے
بچپن کو یوں شباب کا رستہ دکھا دیا
انگلی پکڑ کے علم کو چلنا سکھا دیا

کاجل لگا کے نور کا گیسو سنوار کے
رخسار سے غرور کا صدقہ اتار کے
جوہر انا کے بھر دیئے جو انکسار کے
سر اس کے آگے جھکنے لگے کوہسار کے
ذرّے کو کہکشاں سے بہتر بنا دیا
ذرّہ تھا جس کو نور نے اختر بنا دیا

جب ہو گیا جوان تو کچھ بولنے لگا
ہر رازِ این و آں کی گرہ کھولنے لگا
تحقیق کی فضاؤں میں پر تولنے لگا
اور گفتگو سے کانوں میں رس گھولنے لگا
پردا ہر اک نگاہ سے اس نے اٹھا دیا
دنیا کے عقلمندوں کو ششدر بنا دیا

کچھ دیر گفتگو جو کی اس نے نبات سے
آنے لگیں صدائیں شجر کی حیات سے
سبزہ سمٹ کے آنے لگا شش جہات سے
بولے جو برگ و بار زبانِ صفات سے
گویا عروسِ علم نے گھونگھٹ اٹھا دیا
ہاتھوں پہ آ کے رنگِ حنا مسکرا دیا

www.emarsiya.com

بیدار علم جب شب ہجرت تک آگیا
تاریخ ساز نیند کی جنت تک آگیا
ادنیٰ کا حسن مرتضیٰ قدرت تک آگیا
سونا کھرا تھا نفس کی قیمت تک آگیا
اب ساری کائنات اسی جوہری کی ہے
اس کی مثال آج سے پیغمبری کی ہے

پوچھا جو فرق مرحب و انتر نہیں کوئی
کیا سب ہی ایک جیسے ہیں بہتر نہیں کوئی
کیا اس جہاں میں امر کا ہمسر نہیں کوئی
بولے علی سب ایک ہیں انتر نہیں کوئی
مولیٰ نے ایک لفظ سے سب کا پتا دیا
یعنی کہ ظالمین کا شجرا بتا دیا

دستِ عروس جنگ کا کنگن ہے ذوالفقار
نسلوں کو دیکھ لیتی ہے پُرفن ہے ذوالفقار
عصمت مآب خیمے کی چلمن ہے ذوالفقار
تنظیمِ رزم و بزم ہے گلشن ہے ذوالفقار
انگڑائیوں کو تیغ کا جوہر بنا دیا
جو بھی قریب آگیا بے سر بنا دیا

میدان میں روانیٔ کوثر ہے ذوالفقار
ہیں دو زبانیں قند مکرّر ہے ذوالفقار
ضربت میں دو جہاں کا مقدر ہے ذوالفقار
قد میں عبادتوں سے بھی بڑھکر ہے ذوالفقار
یہ حیثیت زمانے میں اس تیغ ہی کی ہے
یعنی عبادتوں میں گرانی اسی کی ہے

www.emarsiya.com

اتری جو ذوالفقار اُحد کی لڑائی میں
ہر شان چھوٹی لگتی تھی اس کی بڑائی میں
دیکھے ہنر جو اس نے علی کی کلائی میں
سو ہاتھ بڑھ گئی وہ صفوں کی صفائی میں
اک غُل تھا کوہِ قاف میں صورت پری کی ہے
ہاں برق سے بڑھی ہوئی رفتار اسی کی ہے

زلف جہاد شاہ کا شانہ ہے ذوالفقار
انگڑائی کہہ رہی ہے کہ رعنا ہے ذوالفقار
بہلول کی قسم بڑی دانا ہے ذوالفقار
سر کو اتارنے کا بہانا ہے ذوالفقار
خوشبو نے اس کی رن کو معطر بنا دیا
خیبر کا در اسی نے گل تر بنا دیا

بیٹھے جو اسپ تیز پہ حیدر فلک وقار
دوشِ ہوا پہ رکھ کے قدم نکلا راہوار
انگڑائی لے کے جھوم اٹھی رفتار کی بہار
ٹاپوں کے تھے نشان کہ پھولوں کی تھی قطار
اس کی ادا نے رزم کو گلشن بنا دیا
میدان سارا نکہتِ گُل سے بسا دیا

رن میں جو پہونچا شاہ کو لے کر وہ باہنر
کچھ ہنہنایا عرصۂ خندق کو دیکھ کر
دُلدُل تھا سوئے امر حقارت سے کی نظر
آیا تھا رن میں موت کی دینے اسے خبر
حیدر نے اس کا زور ہوا میں اڑا دیا
سیدھا بھی ہو سکا نہ زمیں پر گرا دیا

www.emarsiya.com

حیدر نے اس کے صدر پہ قبضہ جما لیا
گستاخیوں کا اس نے کیا جب مظاہرا
خود اس کے منھ پہ اس کا ہی تھوکا ہوا گرا
ٹھلا اتر کے سینے سے جب ضیغم خدا
پھر اس کے بعد امر کو بے سر بنا دیا
غصہ تھا تو فتح کا ڈنکا بجا دیا

بولی بہن یہ امر کی زر کچھ نہ لے گیا
کیسا امیر تھا وہ بشر کچھ نہ لے گیا
شمشیر اور زرہ کہ سپر کچھ نہ لے گیا
سب اس کا حق تھا رن سے مگر کچھ نہ لے گیا
اس نے اصول جنگ عرب کو نیا دیا
رن میں کرم کے نام کا دریا بہا دیا

یعنی کہ میرے بھائی کا قاتل شریف ہے
انصاف ور ہے منصف و عادل شریف ہے
مطلب کے ہر لحاظ سے کامل شریف ہے
رکھتا ہے اپنے سینے میں جو دل شریف ہے
یہ بات جنگ میں بڑے دریا دلی کی ہے
قاتل نے کچھ لیا نہیں ہر شے اسی کی ہے

ہاں ہاں وہی علی کہ جو نسلاً شریف ہے
وہ جس کے خون پاک کا معدن شریف ہے
وہ ساری کائنات میں احسن شریف ہے
جو سیرت نبیؐ کا ہے درپن شریف ہے
جو جوہر ادب ہے ادا زندگی کی ہے
اسلام کی جو جاں ہے وہ تہذیب اس کی ہے

www.emarsiya.com

انیسویں سحر رمضاں کی تھی دوستو
آواز آنے کو ہی اذاں کی تھی دوستو
منزل قریب روح رواں کی تھی دوستو
لرزے میں زیست کون و مکاں کی تھی دوستو

مولا نے جب قدم سوئے مسجد اٹھا دیا
چھائے ہوئے اندھیروں نے خود راستا دیا

داخل ہوئے جو مسجد کوفہ میں مرتضیٰ
لوگوں نے خیر مقدمِ مولا علی کیا
حسرت بھری نگاہ سے اک جائزہ لیا
وقتِ سحر تھا حکمِ اذاں شاہ نے دیا

قاتل جو سو رہا تھا اسے بھی جگا دیا
مسجد میں آکے شہ نے مصلّیٰ بچھا دیا

لیکن عجیب صبح کا منظر ہے دردناک
گریہ کناں زمیں پہ ہے بادِ صبائے پاک
جھونکے ہوا کے گرم تھے اور اڑ رہی تھی خاک
آواز بھی اذاں کی گریباں کئے ہے چاک

دھندلی سی شکل چاند کی ہے چاندنی کی ہے
مسجد میں بے قرارشکن چاندنی کی ہے

حیدر بغور دیکھ رہے تھے یہ اضطراب
یہ جانتے تھے آنے کو ہے کیسا انقلاب
خوں روئے گا فلک پہ جو نکلے گا آفتاب
حسنین پر کھلے گا مصیبت کا آج باب

حالت عجیب عرش پر اب روشنی کی ہے
میرا جو خوں بہے گا یہ سرخی اسی کی ہے

www.emarsiya.com

یہ سوچ کر کہ وقتِ فضیلت ہے آشکار
محراب میں کھڑے ہوئے حیدر بہ افتخار
پہلے ہی سجدے میں تھے ابھی آسماں وقار
ظالم نے کر دیا شہِ والا کے سر پہ وار
مانا کہ ذات اس کی بڑی بیکسی کی ہے
میں کامیاب ہوں یہ صدا بھی اسی کی ہے

سجدے میں جب بگڑ گئی حالت امام کی
دل تھام کے حسن نے جماعت تمام کی
تھی صبح کیفیت مگر جیسے ہی شام کی
گردن ڈھلی ہوئی تھی شہِ نیک نام کی
ذراتِ خوں کو سجدہ گہہِ حق بنا دیا
اس کے لہو نے لال مصلّیٰ بچھا دیا

جبریل کی صدا اٹھی علی قتل ہو گئے
یعنی کہ مصطفٰی کے وصی قتل ہو گئے
قرآں پکارا حق کے ولی قتل ہو گئے
آیاتِ حق کے حرفِ جلی قتل ہو گئے
مسجد میں روزہ دار کے خوں کو بہا دیا
تو نے دلوں کو اے بن ملجم رلا دیا

شہ کو چلے گلیم میں لے کر حسنؑ حسینؑ
اک حشر کا لئے ہوئے منظر حسنؑ حسینؑ
بابا کے غم میں پیٹا کئے سر حسنؑ حسینؑ
جس وقت پہونچے شہ کو لئے گھر حسنؑ حسینؑ
زینب پکاریں ہائے ستم کس نے ڈھا دیا
مسجد میں کس نے خونِ شہِ دیں بہا دیا

www.emarsiya.com

تھے موت کے سفر پہ جو سرکار انس وجاں
سب کچھ حسنؑ کو سونپ کے بولے یہ ناگہاں
اس کو ادھر بلاؤں کہ عباسؑ ہے کہاں
عباس کو جو دیکھا تو بولے کہ میری جاں
میں نے تمہیں حسینؑ کا یاور بنا دیا
بیٹا تمہیں وفاؤں کا حیدر بنا دیا

پھر بولے شہ حسین سے بیٹا مرے حسینؑ
عباس آج سے ہے تمہارا مرے حسینؑ
یعنی ہے میری خاص تمنا مرے حسینؑ
میں نے دیا ہے تم کو یہ تحفہ مرے حسینؑ
اللہ کی مدد ہے یہ نصرت علی کی ہے
یہ کربلا کے واسطے شرکت علی کی ہے

پھر اس کے بعد حیدر کرار سو گئے
یعنی زمین قلب میں اک درد بو گئے
ہچکی جو آئی موت کی بے ہوش ہو گئے
گھر میں ہر ایک فرد کی آنکھیں بھگو گئے
نوحہ کیا فلک نے قضا زندگی کی ہے
جو بانٹتا تھا زیست یہ میت اسی کی ہے

زینب پچھاڑیں کھانے لگی گر کے خاک پر
اک سمت فرش غم پہ تھیں کلثوم نوحہ گر
برپا تھا حشر کوفے میں دیکھا گیا جدھر
اکیسویں کو رونے کو آئی تھی خود سحر
تابوت میں حسین سی صورت علی کی ہے
لوگو چلو زمانے سے رخصت علی کی ہے

www.emarsiya.com

منبر پہ ہوں تو سن لے خدا التجا مری
مشتاق ہوں تو پٹ نہ پڑے اب دعا مری
پھیلا کے ہاتھ کہتی ہے سعیٔ ثنا مری
یوں ہی بندھی رہے مرے مولا ہوا مری
اتنا شعور تو نے برائے ثنا، دیا
منبر پہ تو نے آنے کے قابل بنا دیا

مرثیہ در حال
امام حسین ابن علی علیہ السلام

www.emarsiya.com